اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۱

الفضل

ایڈیٹر - غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عـــہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ــہ

فہرست مضامین

نمبر ۵۸ | ۲۲- رجب ۱۳۵۲ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ نومبر بوقت ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی تھی۔ کہ کل سے سر درد کا دورہ اور حرارت ہو گئی۔ آج بھی اسی قسم کی علامتیں ہیں۔ جیسا کہ انفلوئنزا میں ہوتی ہیں۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی امۃ الرشید کو تین روز سے بخار ہے۔ ایسا ہی امۃ العزیز بیگم امۃ الحکیم اور امۃ الباسط کو بھی انفلوئنزا کی شکایت ہے۔ سیدہ ام ناصر احمد حرم اول حضرت خلیفۃ المسیح کو کل شب ضعف قلب کا سخت دورہ ہوا۔ احباب خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے جملہ افراد کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب ۷ نومبر کشمیر سے واپس تشریف لے آئے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

قرآنِ کریم ابدی معجزہ اور زندہ نشان ہے

(فرمودہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء)

قرآن مجید کے اعجاز پر کلام کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"یہ ابدی معجزہ اور زندہ نشان ہے۔ جو ہر وقت دکھایا جا سکتا ہے۔ عصاءِ موسےٰ کا جو معجزہ دکھایا گیا تھا۔ اب اس کو کوئی کہاں سے لائے۔ وہ اگر ابدی ہوتا۔ تو چاہئے تھا۔ کہ اب تک کسی صندوق میں رکھا رہتا۔ اور کچھ حصہ اس عصا کا سانپ بھی بنا ہوا ہوتا"

(الحکم ۷ نومبر ۱۹۰۲ء)

۔۔۔ یہ اندازہ لگانے کیلئے کہ قادیان میں بجلی کا کس قدر خرچ ہوگا۔ ۹ نومبر قادیان آئے۔ اور ضروری کارروائی سرانجام دی۔

کارکنانِ تبلیغ کیلئے ایک ضروری اعلان

لائحہ عمل نظارت دعوت و تبلیغ کے مطابق کارکنانِ تبلیغ سے یہ توقع رکھی جاتی ہے۔ کہ وہ انصار اللہ کو کم از کم ایک بار ہفتہ میں جمع کرکے ان کو مقررہ نصاب کے مضامین میں نوٹ لکھوائیں۔ اور ان کو تحریری و تقریری تبلیغ میں مشق کرائیں۔ چند ماہ ہوئے۔ ایک سفر کے دوران میں مجھے لاہور دو روز ٹھیرنے کا اتفاق ہوا۔ اس اثناء میں مَیں نے انصار اللہ جماعت احمدیہ لاہور کا ان کے نوٹوں کے مطابق امتحان لیا تھا۔ اور میرا ارادہ ہے۔ کہ اس طرح جس جماعت کے پاس سے گذرنے کا مجھے موقعہ ملے۔ چند گھنٹے ٹھیر کر انصار اللہ کے کام کا معائنہ کیا کروں اور مضامین نصاب کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا امتحان بھی لوں۔ اور ان کی نوٹ بکیں دیکھوں اس ضمن میں مَیں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ ندائے ایمان اور تبلیغی ماہواری دو ورقہ بھی انصار اللہ اپنے نصاب تعلیم میں شامل سمجھیں اور ان کے مضامین معہ حوالجات کے ماہ بماہ ساتھ ساتھ یاد کرتے رہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مطابق ان کی علمی ترقی۔ اور قابلیت تبلیغ کا امتحان لیا کرونگا۔ اس لئے کارکنانِ تبلیغ خواہ وہ مہتمم ہوں۔ یا نائب مہتمم اور سیکرٹریان تبلیغ انصار اللہ کی تیاری میں ان تبلیغی دو ورقوں کے مضامین پر ان سے تقریریں کرانے کا خاص طور پر اہتمام رکھیں۔ یہ وہ کم از کم ماہواری نصاب ہے۔ جس کو بہرحال دوسرے تمام نوٹوں پر مقدم رکھنا ہوگا۔

نیز میں ان سے چاہتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ مورخہ ۲۴/۱۱ بھی عام احباب کو جمع کرکے سنا دیں۔ خواہ جمعہ کے روز یا کسی اور دن؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تبلیغی دو ورقہ نمبر ۲ و ندائے ایمان نمبر ۵

جن دوستوں نے تبلیغی ماہواری دو ورقہ ۳ و ندائے ایمان ۴ بذریعہ آرڈر قیمتاً نظارت دعوۃ و تبلیغ سے منگوائے تھے انہیں چاہئے۔ کہ ان کی قیمت فوراً نظارت ہذا کو ادا کریں۔ تا وہ نئے نمبر شائع کرنے کے قابل ہوسکے۔ تبلیغی دو ورقہ ۳ احباب کے خاص آرڈر کے ماتحت پچیس ۲۵ ہزار اور ندائے ایمان پینتیس ہزار چھپوایا گیا تھا۔ جب تک ان ٹریکٹوں پر خرچ شدہ رقم احباب سے واپس نہ ہوگی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ اس ماہ میں یہ سلسلہ اشاعت جاری رکھنے کے قابل نہیں ہوگی۔ اس لئے چاہئے کہ جو دوست یہ اعلان پڑھیں۔ وہ مقامی کارکنوں کو جنہیں اخبار دیکھنے کا موقعہ نہ ملے۔ آگاہ کریں۔ اور ایک دوسرے کو تحریک کرکے نظارت کو رقوم بھجوانے میں مدد دیں۔ تا یہ مفید سلسلہ ماہ بماہ جاری رہے؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جلسہ پر نظم پڑھنے والوں کیلئے اعلان

اس سال جلسہ سالانہ کے پروگرام میں تلاوت کرنے والے اور نظم خوانوں کے نام بھی شائع کئے جائیں گے۔ اس لئے جو احباب تلاوت کرنا یا نظم پڑھنا چاہیں۔ آخر نومبر تک مجھے اطلاع دیں۔ نظم جو پڑھنی چاہیں۔ اس کا متنی بھی بھیجدیں۔ تا انتخاب کے بعد پروگرام میں اعلان کرنے کی سہولت رہے۔ جلسہ کے موقعہ پر کسی اور کو اجازت نہیں دی جائیگی؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دو افسوسناک موتیں

نہایت ہی رنج و افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں گذشتہ ہفتہ دو نہایت افسوسناک موتیں واقعہ ہوئی ہیں۔ ایک اطلاع بھیرہ سے موصول ہوئی ہے۔ کہ منشی خادم حسین صاحب خادم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی مخلص۔ متقی اور نہایت قابل انسان تھے۔ ۷ نومبر کو صرف دو دن بعارضہ بخار بیمار رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دمہ کی تکلیف انہیں عرصہ سے تھی۔ اور بہت کمزور ہوچکے تھے۔ لیکن موت کا بہانہ سخت بخار بنا۔ مرحوم اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور ایک بیوی چھوڑ گئے ہیں۔ نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

دوسری اطلاع لدھیانہ سے پہونچی ہے۔ کہ منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ جو عرصہ سے مالیر کوٹلہ اور لدھیانہ میں بود و باش رکھتے تھے ۶ نومبر فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم قریباً آٹھ نو سال سے مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے۔ اور اڑھائی تین ماہ سے اس مرض نے زیادہ شدت اختیار کر لی تھی۔ آخر اسی سے قریباً اسی سال کی عمر میں موت واقعہ ہوئی۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی اور مخلص خدمت گذار تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ نیز یہ بھی دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے پس ماندگان کی مشکلات دور فرمائے؛

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

احمدی خواتین کیلئے قابل تقلید مثال

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل الفاظ احمدی خواتین کو نہایت غور اور توجہ سے پڑھنے چاہئیں۔ جو حضور نے حال ہی میں تحریر فرمائے ہیں۔

"محترمہ اہلیہ صاحبہ صوفی علی محمد صاحب آف مزنگ لاہور جو خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی ہمشیرہ ہیں۔ کشمیر کا چندہ عورتوں سے وصول کرکے بھجواتی رہتی ہیں۔ اب بھی انہوں نے آٹھ روپیہ دو آنہ کی رقم میری معرفت داخل خزانہ کی ہے۔ گو مجموعی لحاظ سے جماعت کی دوسری عورتیں بھی مردوں کی معرفت چندہ کشمیر جمع کرکے بھجواتی ہیں۔ مگر ہندوستان بھر میں صرف محترمہ موصوفہ کی ہی ایک مثال ہے۔ کہ علیحدہ طور پر چندہ کرکے بھجواتی رہتی ہیں۔ قریباً ہر دوسرے تیسرے ماہ ان کی طرف سے ۸-۱۰ روپیہ کی رقم آجاتی ہے"

تازہ خاتم النبیین نمبر کی خصوصیات

الفضل کا خاتم النبیین نمبر جو تیار ہو رہا ہے۔ اس کی مفصلہ ذیل خصوصیات ہر مسلمان کو دعوت دیتی ہیں۔ کہ وہ نہ صرف اپنے لئے ایک پرچہ خریدے۔ بلکہ حسب استطاعت متعدد پرچے خرید کر غیر مسلم دوستوں میں تقسیم کرکے ثواب حاصل کرے

۱۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے باوجود علالت طبع سیرت النبی صلعم کے متعلق نہایت قیمتی مضمون رقم فرمایا ہے۔

۲۔ ایک انگریز نومسلم نے اپنے ہاتھ سے اردو میں مختصر مضمون لکھکر لنڈن سے بھیجا ہے۔

۳۔ ایک سابق نائب وزیر ہند کا مختصر سا مضمون رسول کریم صلعم کے متعلق انگریزی میں معہ اردو ترجمہ شایع ہوگا۔

۴۔ سلسلہ کے اہل قلم اصحاب اور خواتین کے نہایت قیمتی اور دلچسپ پر از معلومات مضامین درج کئے گئے ہیں۔ قیمت فی پرچہ ۴/ ایک روپیہ کے چار؛ مینجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

گذشتہ خاتم النبیین نمبروں کا صرف ایک روپیہ میں

الفضل کے گذشتہ پانچ خاتم النبیین نمبروں کا سٹ (جس میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

نمبر ۵۸ | قادیان دارالامان مورّخہ ۲۲ رجب ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

مسلمانانِ کشمیر کی خدمت میں مخلصانہ گزارش

قومی غداروں اور فتنہ پردازوں سے بچو

خانہ جنگی کا نتیجہ

اہالیانِ کشمیر کو جس حد تک بھی پریس اور پلیٹ فارم کی آزادی نصیب ہوئی۔ وہ بہت کچھ نہیں۔ بلکہ تمام کی تمام آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صدارت میں کام کر رہی تھی۔ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اور اس سے قوم کی اصلاح و ترقی کے متعلق بہت کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں ریاست کشمیر کے ہندو مسلمانوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل شدہ پریس و پلیٹ فارم کی آزادی سے نہایت عمدگی کے ساتھ فائدہ اٹھا رہے۔ اپنے آپ کو مضبوط اور منظم کر رہے۔ اور مسلمانوں کو حسب سابق مرعوب و مقہور بنائے رکھنے کے لئے جد وجہد میں مصروف ہیں۔ وہاں بعض لوگوں نے مسلمانان کشمیر کو آپس میں دست و گریبان کرنا۔ ان میں تفرقہ و شقاق پیدا کرنا اور انہیں اصل مقصد سے ہٹا کر ذلت و نکبت میں گرائے رکھنا اپنا سب سے بڑا مقصد قرار دے لیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ مسلمانان کشمیر نے اپنے حقوق کے حصول کے لئے جو شاندار قربانیاں کی تھیں۔ وہ بالکل بے اثر ہو رہی ہیں۔

مسلمانانِ کشمیر کی قربانیاں

مسلمانانِ کشمیر نے جو ایک عرصہ دراز سے جبر و تعدی کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ جنہیں انسانیت کے بالکل ابتدائی اور ادنےٰ حقوق بھی حاصل نہ تھے۔ اور جو حیوانوں سے بدتر زندگی بسر کر رہے تھے۔ جب اپنی اس حالتِ زار کو محسوس کر کے کروٹ بدلی۔ اور اپنے حقوق کے حصول کے لئے مصروف عمل ہوئے۔ تو ایسی شاندار قربانیاں پیش کیں۔ کہ ساری دنیا دنگ رہ گئی۔ گو انہیں جان و مال کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ وہ قید و بند میں مبتلا ہوئے۔ انہیں عام گزرگاہوں پر ٹکٹکیوں سے باندھکر سخت بے رحمانہ طور پر بید زنی کی گئی۔ گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ لیکن انہوں نے ہر قسم کے جور و ستم کے مقابلہ میں متحدہ طور پر ایسی پامردی اور استقلال کا اظہار کیا۔ کہ آخر کار حکومت کو ان کے مطالبات کے سامنے جھکنا ہی پڑا۔ اور انہیں پورا کرنے کا اعلان کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔

قربانیوں کا اثر

اس وقت کشمیر کے دارالحکومت سرینگر میں مسلمانوں کے جو اجتماع ہوتے تھے۔ وہ ایوان حکومت میں تزلزل پیدا کر دیتے تھے۔ اور ارکینِ حکومت اپنی ساری کوشش مسلمانوں کو اطمینان دلانے پر صرف کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ حتےٰ کہ جب سرینگر میں مسلمانانِ ریاست کی کانفرنس کی آخری ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا تو وزیر اعظم فوراً جموں سے سرینگر پہونچے۔ اور اہم امور پر غور کرنے کے لئے ایک مہینہ کی مہلت طلب کی۔ اس کے ساتھ ہی حکومت وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو اطمینان دلانے کے لئے مطالبات کو عملی شکل دینے کے متعلق اعلان شائع کرتی رہتی تھی۔ اور تعویق کی وجہ محض انتظامی مشکلات قرار دیتی تھی۔

پھوٹ کا نتیجہ

لیکن جب سے قومی غداروں اور فتنہ پردازوں نے مسلمانوں میں تفرقہ و شقاق پیدا کرنا شروع کیا ہے۔ مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے مسلمان کہلانے والوں کو دھوکا و فریب سے شرارت پھیلانے کے لئے بھرتی کرنا شروع کیا ہے۔ اور مسلمانوں میں جنگ و جدال برپا کرا رہے ہیں۔ حکومت نے ان کو نذر تغافل کر دیا ہے۔ اور ان کی کوئی آواز حکومت کے لئے کچھ اثر نہیں رکھتی۔ حال ہی میں سرینگر کے میونسپل الیکشن کے متعلق حکومت نے جو رویہ اختیار کیا۔ اور اس کے متعلق مسلمانوں کی چیخ و پکار کو جس طرح بے حقیقت سمجھا۔ وہ اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ مسلمانوں کے تفرقہ نے ان کو حکومت کی نگاہ میں بالکل بے حقیقت بنا دیا ہے پھر حکومت نے خود تسلیم کردہ مطالبات کو نہ صرف کھٹائی میں ڈال رکھا ہے بلکہ صاف اور واضح اعلانات کی صریح خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ اور کیوں نہ کی جائے۔ جبکہ مسلمانوں کو آپس کے لڑائی جھگڑوں سے ہی فرصت نہیں۔ اور فتنہ پرداز لوگوں نے ایسے فتنے کھڑے کر دیئے ہیں۔ جو مسلمانوں کو آپس میں الجھائے ہوئے ہیں۔

تفرقہ کس طرح پیدا ہوا

اس نہایت ہی افسوسناک بلکہ تباہ کن حالت کے پیدا کرنے کا موجب مولوی یوسف شاہ صاحب میر واعظ اور انکے زیر اثر لوگ ہیں جنہوں نے طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اور لیکچروں و تقریروں کے علاوہ ایک اخبار جاری کر کے اسے اسی کام کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ ابتداء میں مولوی یوسف شاہ صاحب نے سیاسی اور ملکی حقوق کے حصول کے لئے ہر عقیدہ اور ہر فرقہ کے مسلمانوں کا متحدہ محاذ قائم کرنا ضروری سمجھا۔ اور اس وجہ سے بہت کچھ کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ بعض نوجوان اپنے اخلاص اور فداکاری کی وجہ سے مسلمانانِ کشمیر کی بہترین خدمات ادا کرنے کی وجہ سے اثر و رسوخ پیدا کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کا اعتماد انہیں حاصل ہو رہا ہے۔ تو ان سے یہ برداشت نہ ہو سکا۔ کہ ان کی موجودگی میں کوئی اور بھی نمایاں حیثیت حاصل کرے۔ اس وجہ سے انہوں نے مسلمانانِ کشمیر کے لیڈر شیخ محمد عبداللہ صاحب کو زک پہنچانے اور نیچا دکھانے کی کوشش شروع کر دی۔ سب سے پہلے انہوں نے داڑھی کا سوال اٹھا کر شیخ صاحب موصوف اور دوسرے مسلمان نوجوانوں کے خلاف مسلمانوں میں جذبہ نفرت و حقارت پیدا کرنا چاہا۔ لیکن جب اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو جامع مسجد میں مستورات کے آنے کی ممانعت کر دی۔ اور جب دیکھا۔ کہ شیخ محمد عبداللہ صاحب نے سید منصور کی زیارت کے پاس عورتوں کا جلسہ کرایا۔ تو مولوی صاحب کا جوش غضب بہت بڑھ گیا۔ اس کے بعد معمولی معمولی وجوہات کی بناء پر ان کے دل میں کدورت اور کشیدگی روز بروز بڑھتی گئی۔ اور حالت یہاں تک پہونچ گئی۔ کہ اگر کسی مجلس میں شیخ صاحب کے ساتھ انہیں جمع ہونا پڑتا۔ تو وہ شیخ صاحب کے ساتھ کلام تک کرنے کے روادار نہ رہے۔ لیکن باوجود اس کے احمدی نمائندوں کے ساتھ انکے نہایت اچھے تعلقات تھے۔ چنانچہ وہ اہم مجلس نمائندگان جس میں مسلمانان کشمیر کے مطالبات مرتب کئے گئے۔ اور جس میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے اور جناب مولوی محمد یعقوب خانصاحب ایڈیٹر اخبار لائٹ کشمیر کمیٹی کی طرف سے شریک ہوئے۔ اس میں مولوی یوسف شاہ صاحب بھی شریک تھے۔ اور ان دونوں اصحاب کی امداد کو نہایت وقعت کے ساتھ دیکھتے ہوئے ان کی پر زور تائید کرتے رہے۔

احمدی وغیر احمدی کا سوال کیوں اٹھایا گیا

غرض شیخ محمد عبداللہ صاحب کے ساتھ مولوی یوسف شاہ صاحب کو جب کشیدگی پیدا ہوئی۔ تو اس میں احمدیت کا کوئی دخل نہ تھا۔ بلکہ اصل وجہ شیخ صاحب موصوف کا بڑھتا ہوا رسوخ اور مولوی صاحب کی غلامی

کا جوا اپنی گردن پر رکھنے سے انکار تھا۔ لیکن جب شیخ صاحب کے خلاف مولوی صاحب کی تمام دوسری تدابیر ناکام رہیں۔ تو بعض فتنہ پرداز اور مسلمانوں کے اتحاد کو توڑنے کے متمنی افراد کے مشورہ سے انہوں نے احمدی وغیر احمدی کا سوال اٹھا دیا۔ اور اسی کے متعلق اپنی ساری کوشش صرف کرنے لگے۔ ہندو اخبارات اور ہندو منبروں نے ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور وہ روز بروز اس فتنہ کو بڑھاتے گئے۔

اخبار "صداقت" کا بیان

کشمیر کے اخبار "صداقت" ۲۰ ر نومبر نے مولوی صاحب مذکور کی اس فتنہ انگیزی کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے۔ کہ "ابتداء میں بہانہ یہ تھا۔ کہ مرزا محمود احمد صاحب علیحدہ ہو۔ جب یہ بات پوری ہو گئی۔ تو عذر یہ تھا۔ کہ مرزائی کام نہ کریں۔ بہت اچھا مرزائی بھی بلکل خود بخود الگ ہو گئے۔ تو یہ بہانہ بنایا گیا۔ کہ نہیں شیخ محمد عبداللہ خود لاہوری مرزائی ہے۔ اور جب شیخ محمد عبداللہ نے اعلان پر اعلان کیا۔ کہ میں حنفی المذہب مسلمان ہوں۔ اور تمام عقدات ختم ہو گئے۔ تو اب بھی وہی مرغی کی ایک ٹانگ ہے۔ مطلب صرف اس قدر ہے۔ کہ علیحدہ رہ کر خزانہ غیب سے روپیہ لیکر غنڈہ ازم پھیلایا جائے۔ اور کسی پوشیدہ طاقت کے بھروسہ پر بنا بنایا کام بگاڑا جائے۔ اور بظاہر صورت نام اور کام قومی اور مذہبی دکھایا جائے۔ جو بظاہر لوگوں کو سونا نظر آئے۔ اور درحقیقت ملمع کیا ہوا پیتل ہو۔"

یہ اس اخبار کا بیان ہے۔ جو مذہبی لحاظ سے احمدیوں کا ایسا ہی مخالف ہے۔ جیسا کہ مولوی یوسف شاہ صاحب کا اخبار "اسلام" اس سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی یوسف شاہ صاحب اور ان کی پارٹی کی غرض محض مسلمانوں کے بنے بنائے کام کو بگاڑنا اور ان میں تفرقہ و شقاق پیدا کر کے انہیں ذلت اور غلامی کے گڑھے میں گرائے رکھنا ہے۔

مسلمانان کشمیر غور کریں

اب مسلمانان کشمیر کو غور کرنا چاہئے۔ کہ کیا وہ مولوی یوسف شاہ صاحب اور انکے ساتھیوں کو اس بات کی اجازت دیدینگے۔ کہ وہ احمدی وغیر احمدی کا سوال پیدا کر کے انہیں اپنے حقوق حاصل کرنے سے محروم کر دیں۔ اس میں تو شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ کہ جب تک تمام کے تمام مسلمانان کشمیر سیاسی طور پر متحد ہو کر اپنے حقوق کے لئے جدوجہد نہ کرینگے۔ اس وقت تک قطعاً قابل التفات نہ سمجھے جائینگے۔ چنانچہ اُس وقت کی حالت کا جبکہ انہوں نے متحدہ طور پر حصول حقوق کے لئے قدم اٹھایا۔ موجودہ حالت سے جبکہ مولوی یوسف شاہ صاحب نے انہیں آپس میں دست و گریبان کر رکھا ہے۔ مقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں۔ جو بات پہلے ناممکن نظر آتی تھی۔ اسے ان کے سیاسی اتحاد نے کس طرح ممکن بنا دیا۔ اور اب بنا بنایا کام کس طرح بگڑ رہا ہے۔ پس جبکہ وہ سیاسی اتحاد کا نہایت خوشکن نتیجہ دیکھ چکے ہیں۔ تو اب ان کا فرض ہے۔ کہ جو لوگ اس اتحاد کو تباہ کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی قوم اور ملک کے دشمن سمجھیں۔ اور انہیں غدار قرار دیکر کہدیں۔ کہ ہم تمہارے دھوکہ اور فریب میں آکر اپنے شاندار مستقبل کو برباد کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں کیا مسلمانان کشمیر اپنے ان بھائیوں کے خون کو اتنی جلدی بھول جائینگے جنہوں نے اپنے ملک اور اپنی قوم کو ذلت کی زندگی سے نجات دلانے کے لئے اپنی جانیں قربان کیں اور جن کے خون کے دھبے ابھی تک تازہ ہیں۔ کیا وہ ان یتیموں اور بیواؤں کو اتنی جلدی فراموش کر دینگے۔ جن کی یتیمی اور بیوگی ابھی تک دردناک مناظر پیش کر رہی ہے۔ کیا وہ ان بیکس خاندانوں کو اتنی جلدی نظر انداز کر دینگے۔ جن کے نوجوان اپنی نوجوانی قوم کی خاطر قربان کر کے اپنے عزیز و اقارب کو مصائب و آلام کی زندگی بسر کرنے کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو پھر ان کی قربانیوں کی قدر کریں۔ اور فتنہ پرداز لوگوں کے لئے قومی اتحاد میں رخنہ اندازی کرنا ناممکن بنا دیں۔ باہمی کشمکش اور باہمی جنگ و جدال میں پھنس کر اپنے اصل مقصد کو نظر انداز نہ ہونے دیں۔

منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے

اپنی قربانیوں کے ذریعہ مسلمانان کشمیر نے منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ابھی صرف رستہ صاف کیا تھا۔ کہ اس رستہ میں روکاوٹیں ڈالنے والے کھڑے ہو گئے۔ اور ہر وہ قوم جو ذلت و نکبت سے نکل کر شاہراہ ترقی پر گامزن ہونے کی کوشش کیا کرتی ہے۔ اسے اس قسم کی مشکلات سے دوچار ہونا ہی پڑتا ہے۔ اور جب تک ان کو عبور نہ کیا جائے۔ منزل مقصود تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ مسلمانان کشمیر کو نہایت پامردی کے ساتھ ان روکاوٹوں کو دور کر دینا چاہئے۔ اور وہ لوگ جو عقائد کے اختلاف کی بنا پر سیاسی اتحاد کو برباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان پر واضح کر دینا چاہئے۔ کہ سیاسی اتحاد کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ کسی فرقہ کو اپنے مذہبی عقائد کے اظہار سے روکا جائے۔ اور نہ مذہبی نقطۂ نگاہ کا پیش کرنا فساد کا موجب ہو سکتا۔ جب کوئی شخص محبت اور اخلاص سے اپنا مذہبی نقطۂ نگاہ پیش کرے۔ تو سننے والا یا سننے سے انکار کر دے۔ یا سنے تو محبت اور پیار سے سنے۔ تو فساد کی کوئی وجہ ہی نہیں۔ اسے فساد قرار دینے والے خود فساد پھیلاتے ہیں۔ اور مذہب کی آڑ لیکر فتنہ پردازی کرتے ہیں۔ دراصل مذہب ان کی نگاہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور نہ وہ مذہبی احکام کی کوئی پرواہ کرتے ہیں۔

فتنہ پردازوں کی مذہبی حمیت کا اندازہ

آج جو لوگ مولوی یوسف شاہ صاحب کی راہ نمائی میں اپنے آپ کو اسلام کے محافظ بتا رہے ہیں۔ اور جو ذاتی اغراض کی خاطر مذہب کی آڑ لیتے ہوئے مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ ان کے گلے میں جو ذلت کا طوق پڑا ہوا ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ وزنی بنا رہے ہیں۔ ان کی ذرا مذہبی غیرت و حمیت ملاحظہ ہو۔ مولوی یوسف شاہ کی موجودگی میں ایک جلسہ عام میں ان کی طرف سے اعلان کیا گیا اور مولوی یوسف شاہ صاحب کے اخبار "اسلام" ۲۸ اکتوبر نے اُسے بڑے فخر کے ساتھ شائع کیا۔ کہ "ہمیں ہندوؤں عیسائیوں۔ یہودیوں اور سکھوں سے کوئی پرخاش نہیں۔ البتہ اس صدی کے مسیلما اور اس کی امت (مراد احمدی) کے ساتھ ہمارا کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔" گویا وہ ہندوؤں عیسائیوں۔ یہودیوں کو تو کھلے طور پر دعوت دے رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں۔ بڑی خوشی سے کرتے رہیں لیکن کسی احمدی کے متعلق یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ وہ مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرے۔ اور اسلام کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے اور مسلمانوں کو سربلند کرنے کی جدوجہد میں شریک ہونے کی دعوت دے۔ اس وقت آریہ بڑی سرگرمی کے ساتھ مسلمانان کشمیر کو مرتد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خاص سرینگر میں ان کی کئی سماجیں قائم ہیں۔ ان کے دھوم دھام سے جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ اور وہ مسلمانوں کو مرتد کرنے کے اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح کئی ایک عیسائی مشن کشمیر میں کام کر رہے ہیں۔ اور وہ بہت سے مسلمانوں کو تثلیث پرست بنا چکے ہیں۔ لیکن ان کے خلاف کبھی یوسف شاہ صاحب اور انکے حواریوں نے آواز بلند نہیں کی۔ اور نہ مسلمانوں کو عیسائیت کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کی کوشش کی۔ اسی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کے دل میں اسلام کی کس قدر محبت ہے۔ اور وہ مسلمانوں کو ارتداد کے گڑھے سے بچانے کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے خلاف افسوسناک طریق عمل

پھر یہ لوگ احمدیت کے مقابلہ میں جن ہتھیاروں سے کام لے رہے ہیں۔ اور حق و صداقت کی جس طرح مٹی پلید کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ بھی اسی جلسہ کی اس روئداد سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس کا نہایت جلی عنوان یہ رکھا گیا ہے۔ کہ "مسلمانوں کے اجتماع عظیم میں ایک مرزائی کا قبول اسلام" اور لکھا ہے "مولوی غلام محمد نقاش حضرت میر واعظ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ یہ صاحب زینہ دار محلہ کے رہنے والے اور قادیان کے خلیفہ اول نور الدین آنجہانی کے بہنوئی ہیں۔ انہوں نے عمر عزیز کا اتنا حصہ مرزائیت کی تبلیغ میں ضائع کیا۔ آج خواجہ احمد اللہ صاحب نقاش صدر آزاد پارٹی انہیں ہمراہ لیکر حضرت مولانا کے حضور میں حاضر ہوئے۔ حاضرین نے اسکی کہانی توجہ کے ساتھ سنی بالآخر اس نے حضرت مولانا کے دست حق پرست پر توبہ کی اور مشرف باسلام ہوا۔"

حالانکہ اس شخص کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ سراسر جھوٹ اور صریح کذب ہے۔ ایسا صریح کہ خود اسی اخبار کو یکم نومبر کے پرچہ میں لکھنا پڑا۔ "مولوی غلام محمد صاحب نقاش کو جو مرزائیت سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ قادیان کے خلیفہ اول نور الدین آنجہانی کا بہنوئی لکھا گیا ہے۔ حالانکہ وہ قادیان کے خلیفہ اول نور الدین آنجہانی کے مشہور شاگرد زادے نور الدین سکنہ دازہ پورہ عرف مولوی کے بہنوئی ہیں" یوسف شاہ صاحب کے اخبار نے جب محسوس کیا۔ کہ ایسی صریح غلط بیانی اور بیہودہ گوئی ہضم نہ ہو سکیگی تو اسے تردید کرنی پڑی۔ مگر اس کی تردید ہی بتا رہی ہے۔ کہ پہلے دیدہ دانستہ شرمناک دروغگوئی اور دھوکہ دہی سے کام لیا گیا۔ پھر یہ بات بھی سرے سے غلط ہے۔ کہ جس شخص کو ایسے طمطراق کے ہمراہ ساتھ پیش کیا گیا۔ وہ احمدی تھا۔ احمدیت سے کبھی اس کا تعلق نہیں رہا۔ اور نہ وہ کبھی احمدی ہوا۔ اس کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ جو لوگ اس دیدہ دلیری کے ساتھ جھوٹ بولیں۔ اس طرح دھوکہ دینے کی...... کوشش کریں۔ اور پھر اس پر ذرا نہ شرمائیں۔ ان کے اسلام کی حقیقت معلوم اور ان کے حفاظت اسلام کے دعوے کی صداقت واضح ہے۔ دراصل ان لوگوں کی غرض مذہب کے نام سے مسلمانوں میں فتنہ و فساد افتراق و انشقاق پیدا کرنا ہے۔ تاکہ اس طاقت کو جو مسلمانوں کے حقوق غصب کئے ہوئے

احمدیت کے خلاف ”سیاست“ کا سلسلہ مضامین

(۱۴)

ظلی و بروزی نبوت کی حقیقت اور رسول کریمؐ سے افضل ہونے کے الزام کی تردید

ایک نیا اعتراض

سید صاحب اپنے مضمون کی قسط سیز دہم میں لکھتے ہیں

”اس خیال سے کہ دنیا پر واضح ہو جائے۔ کہ مرزا صاحب کا بروزی اور ظلی نبی ہونے کا دعوےٰ ادعائے نبوت کی تلخ گولی پر شکر کا ایک پردہ ہے۔ جس سے مدعا یہ تھا۔ کہ لوگ ادعائے نبوت کی ناخوشگوار گولی کو نگل لیں۔ اور بس میں مرزا صاحب کی تقریروں سے یہ واضح کرنے کی کوشش کروں گا۔ کہ وہ اپنی شان ایسی بتا گئے ہیں۔ جو بروزی و ظلی نبی تو ایک طرف رہے۔ انبیاء علیہم السلام سے بالاتر ہے۔ اور خود سرور امی لقب صلوٰۃ اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے بھی کسی طرح کمتر نہیں“

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے چند اقتباسات نقل کر کے قسط چہار دہم میں بطور نتیجہ لکھتے ہیں

”میں مرزا صاحب کی تحریروں کے حوالے دے کر ثابت کر چکا ہوں۔ کہ مرزا صاحب ایک مقام پر دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے نبی اور رسول ہیں۔ اور تمام انبیاء سے جن میں جناب محمد رسول اللہ شامل ہیں۔ افضل ہیں۔ اور اس دعوےٰ پر خدا کی قسم کھاتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ کہ وہ بروزی اور ظلی نبی ہیں“

سید صاحب کا یہ اعتراض دو شقوں پر منقسم ہے۔ اول یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود ظلی اور بروزی نبوت کا دعوےٰ کرنے کے اپنے آپ کو دیگر انبیاء سے افضل کہا ہے۔ دوئم یہ کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برابری یا آنحضورؐ سے افضل ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ شق اول کا جواب یہ ہے

ظل اور بروز کے مفہوم سے ناواقفیت

معلوم ہوتا ہے۔ سید صاحب نے ظل اور بروز کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا۔ اور آپ کے خیال میں ظلی اور بروزی نبی ادنیٰ قسم کے نبی ہوتے ہیں۔ جو کسی دوسرے نبی سے افضل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ نے ظلی اور بروزی نبوت کے دعوےٰ اور دیگر انبیاء پر فضیلت کے دعوےٰ کو آپس میں متناقض اور متضاد قرار دیا ہے۔ مگر یہ سید صاحب کی محض ناواقفیت ہے ظل اور بروز کی اصطلاح روحانی ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مورد ظل و بروز اپنے صاحب اور اصل کے جمیع کمالات کا آئینہ ہے۔ اور اس کے تمام صفات اور خصائص کا انعکاس اس پر پڑتا ہے۔ گویا وہ اس کی بعثت ثانیہ ہی ہوتی ہے۔ اور مورد ظل و بروز کا مرتبہ اپنے اصل اور صاحب کے درجہ کے اعتبار سے ہو گا۔ جتنا عظیم الشان صاحب اور اصل ہے۔ اسی نسبت سے مورد کا مرتبہ سمجھا جائیگا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ اور مقام معلوم کرنے کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ہو گا۔ کہ آپ نے کس اصل کا ظل و بروز ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور اس کی شان کیا ہے؟

بروز کی حقیقت

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”ایک غلطی کا ازالہ“ میں فرماتے ہیں۔

”میں بارہا بتلا چکا ہوں۔ کہ میں بموجب آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلے اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیینؐ کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت محمدؐ تک ہی محدود رہی یعنے بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا۔ اور نہ کوئی اور جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اگر مجھے قبول نہیں کرتے۔ تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے۔ کہ مہدی موعود خلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو گا۔ اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہو گا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہو گا۔ اور اس کے اہل بیت میں سے ہو گا۔ اور بعض حدیثوں میں ہے۔ کہ مجھ میں سے ہو گا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے۔ کہ وہ روحانیت کی رُو سے اس نبی میں سے نکلا ہوا ہو گا۔ اور اسی کی روح کا روپ ہو گا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے۔ کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا۔ یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کا یشوعا بروز تھا۔ اور اس بروز کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ بروزی انسان صاحب بروز کا بیٹا یا نواسہ ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے شخص مورد بروز صاحب بروز میں سے نکلا ہوا ہو۔ اور ازل سے باہمی کشش اور باہمی تعلق درمیان ہو۔ - - - - - - - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا۔ کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہو گا۔ اس کے نام کا وارث۔ اس کے خلق کا وارث۔ اس کے علم کا وارث اس کی روحانیت کا وارث اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائے گا۔ اور وہ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ سب کچھ اس سے لے گا۔ اور اس میں فنا ہو کر اس کے چہرے کو دکھلائے گا۔ پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لے گا۔ اس کا خلق لے گا۔ اس کا علم لے گا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے۔ - - - - - انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی۔ کیونکہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے۔ ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

- - - - - - - - - - یہ بروز خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہدہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم اور انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ انہی کی صورت اور انہی کا نقش ہے۔ . . . . اور اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان میں نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمدؐ کی چیز محمدؐ کے پاس ہی رہی۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام“

نیز حضرت اقدس علیہ السلام نزول المسیح کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

”آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آنے والا مہدی اور مسیح موعود میرا اسم پائے گا۔ اور کوئی نیا اسم نہیں لائے گا۔ یعنے اس کی طرف سے کوئی نیا دعویٰ نبوت اور رسالت کا نہیں ہوگا۔ بلکہ جیسا کہ ابتداء سے قرار پاچکا ہے۔ وہ محمدی نبوت کی چادر کو ہی ظلی طور پر اپنے پر لے گا۔ اور اپنی زندگی اسی کے نام سے ظاہر کرے گا۔ اور مرکر بھی اسی کی قبر میں جائے گا۔ تا یہ خیال نہ ہو۔ کہ کوئی علیحدہ وجود ہے۔ اور یا علیحدہ رسول آیا۔ بلکہ بروزی طور پر وہی آیا۔ جو خاتم الانبیاء تھا۔ مگر ظلی طور پر۔ اسی راز کے لئے کہا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کیا جائے گا۔ کیونکہ رنگ دوئی اس میں نہیں آیا۔ پھر کیونکر علیحدہ قبر میں تصور کیا جائے۔ - - - -

اس نکتہ کو یاد رکھو۔ کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنے باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور میں رسول اور نبی ہوں یعنے باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعوے کرنے والا ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفےٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا۔ اور نہ خاتم الانبیاءؐ کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا۔ بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ بھی نہ چاہا۔ کہ کہا جائے۔ کہ میرا کوئی الگ نام ہو۔ یا کوئی الگ قبر ہو۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا“

افضل الرسل کے بروز کا مقام

مندرجہ بالا عبارتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت وضاحت سے اپنی ظلیت اور بروزیت کے دعوے کو بیان فرمایا ہے۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ نے اپنی آمد کو درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی بعثت ثانیہ قرار دیا ہے۔ پس آپ کے مقام کا اندازہ کرتے ہوئے ہمیں یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ کہ آپ کا دعوے کسی معمولی نبی کا ظل اور بروز ہونے کا نہیں۔ بلکہ اس جلیل القدر نبی کا ظل اور بروز ہونے کا ہے۔ جو افضل الرسل ہے۔ اور ابتداء سے مہدی معہود کے لئے یہی مقدر تھا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہونے کی وجہ سے روحانیت کے بہت اعلےٰ مقام پر قائم ہوگا چنانچہ امام ابن سیرین فرماتے ہیں ”یکون فی ھذہ الامۃ خلیفۃ خیرٌ من ابی بکر وعمر قیل خیرٌ منھما قال قد کاد یفضل علی بعض الانبیاء“ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۶) یعنی امت محمدیہ میں ایک خلیفہ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بھی افضل ہوگا۔ آپ سے دریافت کیا گیا کیا ان دونوں سے افضل ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں وہ تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہوگا۔ اسی طرح شرح فصوص الحکم مصری صفحہ ۵۲ و صفحہ ۵۳ میں لکھا ہے ” المھدی الذی یجیئ فی اٰخر الزمان فانہ یکون فی الاحکام الشرعیۃ تابعاً لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہٗ کلھم ولا تناقض ماذکرنا لان باطنہٗ باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ یعنے امام مہدی جو آخری زمانہ میں آئے گا۔ وہ احکام شرعیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگا۔ اور معارف وعلوم وحقیقت کے علم میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے۔ کیونکہ اس کا باطن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا باطن ہے۔

پس اس میں تو ہم اور ہمارے غیر احمدی دوست متفق ہیں۔ کہ مہدی علیہ السلام کا درجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہونے کی وجہ سے بہت بڑا ہے۔ اگر اختلاف ہے تو صرف تعیین شخصی میں ہے۔ ہمارے نزدیک وہ مہدی حضرت مرزا صاحب ہیں اور غیر احمدیوں کے نزدیک ابھی وہ ظاہر نہیں ہوا۔ اب سید صاحب جواب دیں۔ کہ جب آپ کا مزعومہ مہدی آئے گا۔ تو کیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہونے کی وجہ سے مذکورہ بالا اقوال کے مطابق دوسرے انبیاء سے افضل ہوگا یا نہیں۔ اگر ہوگا۔ تو پھر آپ ہی فرمائیں۔ کہ اگر آپ جیسا کوئی شخص اس وقت بھی آپ کے یہ الفاظ دہرا دے۔ کہ ”ظلی اور بروزی نبوت کا دعوےٰ ادعائے نبوت کی تلخ گولی پر شکر کا ایک پردہ ہے۔ جس سے مدعا یہ ہے۔ کہ لوگ ادعائے نبوت کی ناخوشگوار گولی کو نگل لیں“ تو کیا آپ کے نزدیک اس کے یہ الفاظ صحیح ہوں گے۔ اور کیا ایسا شخص ایماندار کہلائیگا

حضرت مسیح موعودؑ کے مقام کی رفعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مقام اور رتبہ کی رفعت کے متعلق مزید فرماتے ہیں:۔

”مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں۔ جو خیر الرسل ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا ہے۔ کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ میرے ان لوگوں کو گوارا نہ ہوں گے۔ جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ مگر میں انکی پرواہ نہیں کرتا۔ میں کیا کروں۔ کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں - - - - - - بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں۔ کہ آسمان پر خدا تعالےٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ قریب ہے۔ کہ ان سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس خدا دکھلاتا ہے۔ کہ اس رسول کے ادنیٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں۔ جس شخص کو اس فقرہ سے غیظ وغضب ہو۔ اس کو اختیار ہے۔ کہ وہ اپنے غیظ سے مر جائے۔ مگر خدا تعالےٰ نے جو چاہا ہے کیا۔ اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا انسان کا مقدور ہے۔ کہ وہ اعتراض کرے۔ کہ ایسا تو نے کیوں کیا۔ اس جگہ یہ بھی یاد رہے۔ کہ جب کہ مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے۔ اس وجہ سے کہ ہمارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لئے آیا تھا۔ تو اس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ طاقتیں اور قوتیں بھی دی گئی ہیں۔ جو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے ضروری تھیں۔ اور وہ معارف اور نشان بھی دیئے گئے ہیں۔ جن کا دیا جانا اتمام حجت کے لئے مناسب وقت تھا۔ مگر ضروری نہ تھا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کو وہ معارف اور نشان دیئے جاتے کیونکہ اس وقت ان کی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے حضرت عیسےٰؑ کی سرشت کو صرف وہ قوتیں اور طاقتیں دی گئیں۔ جو یہودیوں کے ایک تھوڑے سے فرقہ کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں۔ اور ہم قرآن شریف کے وارث ہیں۔ جس کی تعلیم جامع تمام کمالات ہے اور تمام دنیا کے لئے ہے۔ مگر حضرت عیسےٰؑ صرف توریت کے وارث تھے۔ جس کی تعلیم ناقص اور مختص القوم ہے۔ اس وجہ سے انجیل میں ان کو وہ باتیں تاکید کے ساتھ بیان کرنی پڑیں۔ جو توریت میں مخفی اور مستور تھیں۔ لیکن قرآن شریف سے ہم کوئی امر زائد بیان نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کی تعلیم اتم اور اکمل ہے۔ اور وہ توریت کی طرح کسی انجیل کی محتاج نہیں“

پھر جس حالت میں یہ بات ظاہر اور بدیہی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اسی قدر روحانی قوتیں اور طاقتیں دی گئی تھیں جو فرقہ یہود کی اصلاح کے لئے کافی تھیں تو بلاشبہ ان کے کمالات بھی اسی پیمانہ کے لحاظ سے ہوں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وان من شیءٍ الا عندنا خزائنہٗ وما ننزلہٗ الا بقدر معلوم یعنے ہر ایک چیز کے ہمارے پاس خزانے ہیں۔ مگر ہم قدر ضرورت سے زیادہ ان کو نازل نہیں کیا کرتے۔ پس یہ حکمت الٰہیہ کے برخلاف ہے کہ ایک نبی کو امت کی اصلاح کے لئے وہ علوم دیئے جائیں۔ جن علوم سے وہ امت مناسبت ہی نہیں رکھتی - - - - - - - اور یہ کچھ برا ماننے کی بات نہیں۔ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے فضلنا بعضھم علیٰ بعضٍ یعنے بعض نبیوں کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور ہمیں حکم ہے۔ کہ تمام احکام میں اخلاق میں۔ عبادات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔ پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت کے تمام کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر سکتیں۔ تو یہ حکم ہمیں

ہرگز نہ ہوتا۔ کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا اور چونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جامع کمالات تمام انبیاء کے ہیں۔ اس لئے اس نے ہماری پنجوقتہ نماز میں ہمیں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنے اے ہمارے خدا ہم سے پہلے جسقدر نبی اور رسول اور صدیق اور شہید گذر چکے ہیں۔ ان سب کے کمالات ہم میں جمع کر۔ پس اس امت مرحومہ کی فطرت عالیہ کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کو حکم ہوا ہے۔ کہ تمام گذشتہ متفرق کمالات کو اپنے اندر جمع کرو۔ یہ تو عام طور پر حکم ہے۔ اور خواص کے مدارج خاصہ اسی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ میں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں۔ جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا۔ اور اس کی شریعت اکمل اور اتم تھی۔ اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے تھی۔ اس لئے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں۔ تو پھر اس امر میں کیا شک ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطری طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئی ہیں۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے۔ اور اگر وہ میری جگہ ہوتے۔ تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام سرانجام نہ دے سکتے۔ جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی ہے۔ وھذا تحدیث نعمۃ اللہ ولا فخر" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ تا صفحہ ۱۵۲)

سراسر غلط اتہام

شق ثانی کا جواب یہ ہے۔ کہ سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر یا آنحضور علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعوےٰ منسوب کرنے میں بے جا جسارت اور دلیری سے کام لیا ہے بلکہ میں یہ کہوں گا۔ کہ اپنی ضمیر اور کانشس کے خلاف ایک ایسی بات کہی ہے جس کی صحت کا انہیں خود بھی یقین نہیں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب بھی جس میں حضور نے اپنے دعوے اور حیثیت کی تفصیل بیان کی ہو۔ بالاستیعاب نہیں پڑھی لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے یہ بھی علم ہے۔ کہ سید صاحب جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اس امر کا اظہار انہوں نے اپنے مضمون میں بھی کیا ہے۔ اس لئے میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ سید صاحب کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اس ضمن میں کیا عقیدہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے دونوں فریق باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے متعلق اختلاف رکھنے کے اس بات پر متفق ہیں۔ کہ حضور کا دعوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے برابری یا افضلیت کا نہیں۔ اور یہ بات تو سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک معمولی واقفیت رکھنے والے کو بھی معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی بنیاد ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی پر ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ سید صاحب ایسے محقق انصاف پسند اور واقف کو اس کا علم نہ ہو۔ پس یہ امر یقینی ہے۔ کہ سید صاحب کو اس بات کا بخوبی علم تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا ہرگز دعوے نہیں کیا۔ اور آپ کو ہر ممکن عذر کی رعایت دینے کے بعد بھی قرائن کی رو سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کے یہ الفاظ کہ "مرزا صاحب ایک مقام پر دعوے کرتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے نبی اور رسول ہیں۔ اور تمام انبیاء سے جن میں محمد رسول اللہ صلعم شامل ہیں افضل ہیں" دیانت اور انصاف پر مبنی نہیں۔ لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر سید صاحب کو یہ علم تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعوے نہیں کیا۔ تو پھر انہوں نے اس قدر خلاف واقعہ بات لکھ کر ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کیوں کیا؟ یہ ایسا سوال ہے جس کا جواب یا تو سید صاحب یا وہ لوگ دے سکتے ہیں۔ جنہیں کبھی ایسی ہی مشکلات پیش آئی ہوں۔ جن سے مجبور ہو کر سید صاحب کو ایسی باتیں لکھنی پڑیں۔ اور جنکی طرف اس سے قبل کسی قدر اشارہ کیا جا چکا ہے۔ یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ جسکا تعلق صرف سید صاحب کی ذات سے تھا۔ مگر بعض لوگ فی الواقع ایسے ہیں۔ جو بعض خود غرض مولویوں کی زبانی یہ سنکر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے برابری یا افضلیت کا دعوے کیا۔ سلسلہ احمدیہ سے ہمیشہ کے لئے متنفر ہو گئے۔ لہذا ایسے لوگوں کی آگاہی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سینکڑوں ایسی تحریرات میں سے جن میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع آدم سے افضل لکھا ہے۔ اور خود کو حضور علیہ السلام کے متبعین میں سے شمار کیا ہے۔ چند اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ ان اقتباسات کو پڑھنے کے بعد کم از کم اپنے اس خیال کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا۔ اصلاح کریں گے۔ نیز میں اس موقعہ پر سید صاحب سے بھی یہ گذارش کروں گا۔ کہ وہ سوچیں۔ کیا ایسے شخص کی نسبت جو ہر وقت اور ہر آن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا دم بھرتا ہو۔ یہ کہنا کہ اس نے آنحضور سے افضلیت یا برابری کا دعویٰ کیا۔ انتہائی ظلم اور بے انصافی نہیں؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار

حضرت اقدس علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۷ و صفحہ ۳۸۸ میں فرماتے ہیں۔ "ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ اس امر پر کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ان تمام مقدسوں سے جو گذر چکے ہیں۔ یا آئندہ قیامت تک ہوں گے افضل ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بنفس نفیس اپنے دست مبارک سے میری تربیت فرمائی ہے۔ اور مجھ پر اپنی عظمت و شان ظاہر فرما کر اپنے بڑے بڑے اسرار مجھے سکھائے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ نجات صرف اسلام میں ہے۔ جو ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے ملتی ہے۔ اور جو کچھ اسلام کے خلاف ہے۔ اس سے ہم بری و بیزار ہیں۔ اور جو کچھ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم خدا سے لائے۔ اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہ کو نہ بھی جانتے ہوں اور جو شخص ان عقائد کے خلاف ہماری طرف کوئی اور عقیدہ منسوب کرتا ہے۔ وہ ہم پر بہتان باندھتا اور جھوٹ بولتا ہے۔ اور افترا کرتا ہے۔"

پھر براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۸ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"خداوند کریم نے اسی رسول مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے۔ اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے۔ اور بہت سے حقائق و معارف سے اس ناچیز کے سینے کو پُر کر دیا ہے۔ اور بار بار بتلا دیا ہے۔ کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ؎

جمال ہمنشین در من اثر کرد ٭ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۴۶ و صفحہ ۲۵۰ میں فرماتے ہیں۔ "ہر ایک نئی صدی جو آتی ہے۔ تو گویا ایک نئی دنیا شروع ہوتی ہے۔ اس لئے اسلام کا خدا جو سچا خدا ہے۔ ہر ایک نئی دنیا کے لئے نئے نشان دکھلاتا ہے۔ اور ہر ایک صدی کے سر پر اور خاصکر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دور پڑ گئی ہے۔ اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے ایک قائم مقام نبیؐ کا پیدا کر دیتا ہے جس کے آئینہ فطرت میں نبیؐ کی شکل ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ قائم مقام نبی متبوع کے کمالات کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھلاتا ہے۔ اور تمام مخالفین کو سچائی اور حقیقت نمائی اور پردہ دری کی رو سے ملزم کرتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب اتمام حجت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اسی کے موافق جو ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے۔ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے۔ اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے۔ جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔"

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰ و صفحہ ۱۶۴ میں فرماتے ہیں۔

"وہ اعلےٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنے کامل انسان کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں نہیں تھا۔ وہ لعل و یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنے انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلےٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ۔ ۔ ۔

اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید و مولیٰ نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔ جیسا کہ خود خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین . . . . . .

جس حالت میں اللہ جل شانہٗ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اول المسلمین رکھتا ہے۔ اور مطیعوں اور فرمانبرداروں کا سردار ٹھہراتا ہے۔ اور سب سے پہلی امانت کو واپس دینے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیتا ہے۔ تو پھر کیا بعد اس کے کسی قرآن کریم کے ماننے والے کو گنجائش ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ میں کسی طرح کا جرح کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے آیت موصوفہ بالا میں اسلام کے لئے کئی مراتب رکھ کر سب مدارج سے اعلیٰ درجہ وہی ٹھہرایا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کو عنایت فرمایا۔ سبحان اللہ ما اعظم شانک یا رسول اللہ ؎

موسیٰ و عیسیٰ ہمہ خیل تو اند جملہ دریں راہ طفیل تو اند"

براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲ و ۲۴۳ حاشیہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جو قرآن شریف کا اتباع اختیار کرتے ہیں۔ اور خدا کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اور اس کو تمام مخلوقات اور تمام نبیوں اور تمام رسولوں اور تمام مقدسوں اور تمام ان چیزوں سے جو ظہور پذیر ہوئیں یا آئندہ ہوں بہتر اور پاک تر اور کامل اور افضل اور اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ وہ بھی ان نعمتوں سے اب تک حصہ پاتے ہیں اور جو شربت موسیٰ علیہ السلام اور مسیح علیہ السلام کو پلایا گیا۔ وہی شربت نہایت کثرت سے نہایت لطافت سے نہایت لذت سے پیتے ہیں اور پی رہے ہیں۔ اسرائیلی نوران میں روشن ہیں۔ بنی یعقوب کے پیغمبروں کی ان میں برکتیں ہیں۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے۔ جس کے ناچیز خادم جس کے ادنیٰ سے ادنیٰ جس کے حقیر سے حقیر چاکر مراتب مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔ اللھم صل علی نبیک وحبیبک وسید الانبیاء وافضل الرسل وخیر المرسلین وخاتم النبیین محمد واصحابہ و بارک وسلم۔"

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸۳ میں فرماتے ہیں۔

"انسان کامل جو سب کاملین سے اکمل اور مظہر اتم مراتب الوہیت اور تحقیقی طور پر درجہ سوم قرب سے ممتاز ہے۔ وہ درحقیقت تمام بنی آدم میں سے ایک ہی ہے جو سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور باقی سب رسل و غیر رسل اسی کے مراتب میں کم ہیں۔ ہاں بعض طبائع ظلی طور پر حسب اندازہ دائرہ استعداد اس کے کمالات کو پاتے ہیں۔ مگر حقیقی اور اتم و اکمل دائرہ اشد و اجلیٰ و اصفیٰ و ارفع و اعلیٰ طور پر کمال مرتبۂ ثالثہ اسی کو حاصل ہے۔"

اسی کتاب سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۱۸۹ میں فرماتے ہیں۔

"اس تمام تقریر کا مدعا اور خلاصہ یہ ہے کہ عند العقل قرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں۔ اور تیسرا مرتبہ جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے۔ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلم ہے۔ جس کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منور کر رہی ہیں۔ اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمت سے پاک کر کے نور قدیم تک پہنچا رہی ہیں۔ وللہ در القائل۔

محمد عربی بادشاہ ہر دو سرا کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی

اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کے لئے قبول کیا اور قرآن شریف کو رہنمائی کیلئے اختیار کیا۔"

فتح اسلام کے صفحہ ۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک رہزنی کے موقع پر کام میں لا رہے ہیں۔ اور بہکانے کے لئے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں۔ اور اس انسان کامل کی سخت سخت توہین کر رہے ہیں۔ جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام برگزیدہ رسولوں کا سردار تھا۔"

کتاب توضیح مرام صفحہ ۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر اس جگہ یہ استفسار ہو کہ اگر یہ درجہ اس عاجز اور مسیح کے لئے مسلم ہے تو پھر جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کون سا درجہ باقی ہے۔ سو واضح ہو کہ وہ ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اسی کی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے۔ جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔ ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم — آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

زاں نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد — پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم

آں مقام و رتبت خاص کز بہر تو بود — گفتنے گردیدے لیکن درین راہ سلیم

در رہ عشق محمد ایں سر و جانم رود — ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم"

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶ میں فرماتے ہیں۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب صداقت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

حضور کے کلام منظوم میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور مدح میں ایسے ایسے نادر اشعار ملتے ہیں۔ جن کی نظیر پہلے لوگوں کے کلام میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ انہیں پڑھ کر ایمانی روح وجد میں آ جاتی ہے۔ اس جگہ حضور کے اردو اشعار میں سے مقام کی مناسبت کو مد نظر رکھتے ہوئے بطور نمونہ چند اشعار درج ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے — اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے — وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں — وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ — باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا — وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

عقل و انصاف رکھنے والوں سے اپیل

ناظرین ذرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا تحریرات کو پڑھیں جس کے لفظ لفظ سے حضور انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق و ادب و تعظیم اور عظمت و تقدس کے دریا موجیں مارتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور پھر مخالفین کے اس اتہام کو دیکھیں۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ حضور سے فضیلت یا برابری کا دعویٰ کیا ہے۔ کیا عقل و انصاف سے کچھ واسطہ رکھنے والوں میں سے کوئی خیال کر سکتا ہے۔ کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آقا اور سردار۔ اپنا سید و مولیٰ اور اپنا ہادی بتائے۔ اور سید الرسل۔ خاتم الانبیاء۔ تجلیات الہیہ کا مظہر اتم والے اعلیٰ و ارفع و اکمل نمونہ اور کامل انسانوں کا اتم و اکمل اور اعلیٰ و ارفع فرد تھے۔ اول المسلمین اور دنیا کی ابتدا سے آخر تک سب سے افضل سب سے برتر و اعلیٰ درجہ کا فنا فی اللہ اور اللہ تعالیٰ کے تمام مطیعوں اور فرمانبرداروں کا سردار اور تمام مراتب عالیہ رکھنے والوں سے بلند مدارج اور رفیع المراتب اور بزرگ و عظیم الشان اور فضیلت کلی رکھنے والا مانے۔ وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ میں آنحضرت سے افضل یا برابر ہوں۔ معلوم نہیں۔ ایسا اتہام لگانے والے کس دل سے آپ پر یہ اتہام لگانے کی جسارت کرتے ہیں۔ اور ان کی طبیعتیں ایسی ذلیل جسارت پر کس طرح تسلی پاتی ہیں۔ (خاکسار علی محمد اجمیری قادیان)

چندہ جلسہ سالانہ نومبر کے آخر تک ادا ہو جانا چاہیئے

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ اب بہت قریب آ گیا ہے اخراجات جلسہ کے لئے چندہ کی تحریک ستمبر میں کی گئی تھی۔ اس کے لحاظ سے اس وقت تک چندہ جلسہ دو تہائی وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن جو رقم اس چندہ کی وصول ہوئی ہے۔ وہ پانچواں حصہ بھی مشکل سے بنتی ہے۔ اب صرف یہی مہینہ ہے اگر اس میں بھی کوتاہی ہوئی۔ تو پھر یہ چندہ پورا ہونا مشکل ہو جائیگا۔ گذشتہ کئی سالوں سے یہ چندہ اپنی ضرورت کے مطابق اچھا جمع ہوتا رہا ہے۔ اور اس سال چونکہ چندہ خاص بالکل ہی نہیں لگایا ہے۔ اس لئے یقین ہے۔ کہ احباب توجہ کر کے پچھلے سب سالوں سے یہ چندہ بڑھا دینگے لیکن اب تک جو فہرست چندہ کی مرتب ہوئی ہے۔ اس میں بہت سی رقمیں باقی ہیں۔ اب تک جن جماعتوں سے چندہ آیا ہے۔ ان میں سے قابل ذکر رقوم ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ باقی جماعتوں سے کوئی قابل ذکر رقم موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے ان کے نام درج نہیں۔ جب ان کی طرف سے چندہ خاطر خواہ موصول ہوگا۔ تو انشاء اللہ ان کے نام بھی درج کئے جائیں گے۔ (ناظر بیت المال)

فہرست جماعت ہائے احمدیہ

نمبر شمار	نام جماعت	رقم آمدہ تا ۳۱ اکتوبر (پائی آنے روپے)
۱	قادیان لوکل	500-3-0
۲	برج درگس	144-12-0
۳	سیالکوٹ چھاؤنی	32-0-0
۴	سمبڑیال	15-0-0
۵	پسرور نوشہرہ	9-14-0
۶	اعیوالزعیہ	10-0-0
۷	گنج	41-13-3
۸	چھاؤنی لاہور	40-8-6
۹	وزیر آباد	27-14-0
۱۰	موہلنکی	16-0-0
۱۱	شاہ پور سرگودہا	13-14-0
۱۲	مجوکہ	24-8-0
۱۳	خوشاب	16-0-0
۱۴	مڈھ رانجھا	21-10-0
۱۵	چک مداس	15-12-0
۱۶	کریا نوالہ	16-0-0
۱۷	ڈنگہ	22-12-0
۱۸	کھاریاں	21-10-0
۱۹	جہلم	50-15-6
۲۰	راولپنڈی	184-0-0
۲۱	کیمبل پور	44-5-0
۲۲	ڈیرہ غازیخاں	26-7-0
۲۳	کوٹ قیصرانی	5-0-0
۲۴	شادن لنڈ	10-0-0
۲۵	پشاور	154-0-0
۲۶	مالاکنڈ	29-2-0
۲۷	لنڈی کوتل	59-4-0
۲۸	سرائے نورنگ	14-6-0
۲۹	ملتان	50-6-3
۳۰	بہاول پور	10-0-0
۳۱	کھروڑ پکا	12-9-0
۳۲	احمد پور لمّاں	5-0-0
۳۳	منٹگمری	26-0-0
۳۴	انبالہ سٹیٹ	15-0-0
۳۵	بنگلہ بے والا	16-5-0
۳۶	دیپال پور	11-0-0
۳۷	فیروز پور	115-1-0
۳۸	کریام	10-0-0
۳۹	گوڑہ مرنج	5-1-6
۴۰	نور محل	14-0-0
۴۱	کیمبل پور	5-0-0
۴۲	گہلن ہجوور	6-4-0
۴۳	لدھیانہ	11-14-0
۴۴	مانسہ منڈی	29-10-0
۴۵	سنور	17-0-0
۴۶	نابھہ	20-0-0
۴۷	برنالہ ستام	16-0-0
۴۸	دہلی	86-8-0
۴۹	" چھاؤنی	44-0-3
۵۰	حصار	10-0-0
۵۱	شاہ آباد	4-8-0
۵۲	چاند	7-0-0
۵۳	رہتک	218-4-0
۵۴	چک ایمرچ	20-0-0
۵۵	مظفر آباد	5-0-0
۵۶	چک ۲۶ بڈھاکوٹ	43-4-0
۵۷	احمد آباد	21-6-0
۵۸	کراچی	119-0-0
۵۹	کوئٹہ	123-2-0
۶۰	متھرا	38-2-0
۶۱	جے پور	18-0-0
۶۲	جودھ پور	19-0-0
۶۳	سہارنپور	13-12-0
۶۴	منصوری	50-0-0
۶۵	چندوسی	2-0-0
۶۶	لکھنو	35-4-0
۶۷	بھاگل پور	80-12-3
۶۸	مونگھیر	49-8-0
۶۹	آرُھا	4-0-0
۷۰	کٹک	3-15-0
۷۱	سونگھڑہ	27-8-0
۷۲	کیرنگ	15-0-0
۷۳	بھدرک	2-8-0
۷۴	کلکتہ	76-4-0
۷۵	پیر بیگ شاہ	15-0-0
۷۶	حیدر آباد دکن	620-10-3
۷۷	سکندر آباد	168-7-3
۷۸	عثمان آباد	12-4-0
۷۹	یادگیر	5-0-0
۸۰	وینگورلہ	5-0-0
۸۱	پونا	1-0-0
۸۲	پینگاڈی	3-0-0
۸۳	بھوپال	9-0-0
۸۴	آبادان	138-0-0

افراد

نمبر	نام	رقم
۱	چودہری نعمت خانصاحب سینئر سب جج جالندھر	152-2-0
۲	ڈاکٹر بدرالدین صاحب افریقہ	96-0-0
۳	عبداللطیف صاحب سماٹہ ملتان	19-0-0
۴	بابو اعراف اللہ صاحب صوابی	18-0-0
۵	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب بڑانہ جھنگ	18-0-0
۶	سید شجاعت حسین صاحب غازی پور	15-0-0
۷	عنایت اللہ خان فاضل پور ڈیرہ غازی خاں	15-0-0
۸	ڈاکٹر سردار علی صاحب شاب گڑھ ملتان	14-12-0
۹	محمد ظہیر الدین صاحب پشیکارین پوری	14-12-0
۱۰	بابو سردار علی صاحب استر زئی کوہاٹ	14-0-0
۱۱	ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب دھرمل ڈسپنسری اٹک	12-0-0
۱۲	الطاف حسین صاحب ادو ے پور۔ کٹیا	10-0-0
۱۳	بابو عبدالغفور صاحب کاکول ہزارہ	10-0-0
۱۴	ڈاکٹر فضل کریم پروین آباد۔ منٹگمری	10-0-0
۱۵	علی احمد صاحب۔ پکھووال۔ شاہ پور	9-14-0
۱۶	محمد علی صاحب پھالیہ ضلع گوجرات	6-4-0

۱۷ - عبدالعلیم صاحب Palamadia ‏6-3-0 (۱۸) حافظ محمد عبداللہ صاحب جنت پور جالندھر 5-1-0 (۱۹) فتح محمد صاحب تھانہ ڈھلواں لدھیانہ 5-0-0 (۲۰) رکن الدین صاحب استر زئی کوہاٹ 5-0-0 (۲۱) عطا محمد صاحب [illegible]

جامع سیدنا محمود کبابیر کے لئے تازہ چندہ کی فہرست

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ بلاد عربیہ کی پہلی مسجد واقع موضع کبابیر علاقہ فلسطین قریباً تکمیل ہو چکی ہے۔ گذشتہ دنوں تکمیل جامع کے لئے چندہ کی ضرورت تھی۔ جس پر مندرجہ ذیل اصحاب نے حسب ذیل چندہ ادا فرمایا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین

(۱) الحاج عبدالقادر العودی ۵۵ شلنگ (۱۷) السید اسعد العودی ۴۰ شلنگ

(۲) الشیخ صالح العودی ۱۶۰ " — (۱۸) السید صبحی القزق ۲۰ "
(۳) الشیخ احمد العودی ۸۰ " — (۱۹) الشیخ سلیم الربانی ۳۰ "
(۴) الشیخ عبدالرحمٰن البرجاوی ۴۰ " — (۲۰) الشیخ حسین العودی ۲۷ "
(۵) السید محی الدین الحصنی ۴۰ " — (۲۱) المرحومۃ ام العابد بریم ۱۰ "
(۶) الشیخ حسن العودی ۵۰ " — (۲۲) السیدۃ آمنۃ ۱۵ "
(۷) السید عبدالقادر صالح ۶۴ " — (۲۳) السیدۃ حلیمۃ ۵ "
(۸) الشیخ علی القزق ۲۰ " — (۲۴) السیدۃ فاطمۃ ۱۶ "
(۹) السید نائف موسیٰ ۱۵ " — (۲۵) السید ابو لطفی محمد الشیخ ۱۰ "
(۱۰) السید عبدالغنی الرفاعی ۱۰ " — (۲۶) الشیخ عبداللہ زیدان ۱۰ "
(۱۱) السید عبدالرحمٰن القزق ۱۰ " — (۲۷) الحاج محمد المغربی ۷ "
(۱۲) الحاج محمد القزق ۷ " — (۲۸) الشیخ یعقوب القصار ۸ "
(۱۳) السید منیر افندی الحصنی ۱۰ " — (۲۹) السید محمد سعید العودی ۵ "
(۱۴) السید خضر القزق ۱۰ " — (۳۰) الشیخ حسین علی خالد ۱۰ "
(۱۵) السید رشدی البلبی ۲۳ " — (۳۱) حاجی گلاب الدین صاحب سیالکوٹی تاجر اسکندریہ ۲۰۰ شلنگ
(۱۶) الشیخ علی محمد العودی ۵۰ "

(۳۲) ابو العطاء الجالندھری - ۶۴ شلنگ

میزان = ۱۱۰۱ شلنگ

اس جگہ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ حاجی گلاب دین صاحب نے جبکہ آپ مصر سے تبدیلیٔ آب و ہوا کے لئے فلسطین آئے۔ اور مسجد احمدیہ کبابیر کو دیکھا۔ اپنی طرف سے دس پونڈ چندہ پیش کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی بھی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار ناچیز۔ اللہ دتا جالندھری

یوم سیرت النبی کیلئے حضرت مسیح موعودؑ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

کے دلچسپ مؤثر مضامین کے ٹریکٹ ارزاں قیمت پر

سیرت نبوی کو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام سے بہتر اور کون بیان کر سکتا ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر ان مقدس ہستیوں کے مندرجہ ذیل زبردست مضامین کی اشاعت نہایت ضروری ہے۔

زندہ نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلچسپ اور دلکش تقریر جو پادری لیفرائے کے جواب میں پڑھی گئی فی سینکڑہ ۲ ۱۲ صفحہ

دنیا کا اولوالعزم نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نادر مضمون فی سینکڑہ ۱۲/-

محمد عربی ؐ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ایک نہایت ہی مؤثر مدلل اور دلاویز مضمون جس میں آنحضرت کے روز ولادت سے خلافت ثانی تک کے حالات کا فوٹو کھینچا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہرقل بادشاہ اور ابو سفیان کے گیارہ سوالات کے جوابات کا عجیب و غریب نقشہ شامل ہے۔ قرآن اور اناجیل اور عیسائی مورخوں کی شہادتوں سے صداقت نبوی ثابت کی گئی ہے۔ صفحات ۳۲ - فی سینکڑہ ۶/-

دنیا کا محسن اعظم حضرت فضل عمرؓ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک نہایت ہی جامع اور نافع تاریخی رنگ کا دلچسپ اور مؤثر لیکچر جو ولایت میں ہوا تھا۔ اس کی قیمت پہلے ۳/ اور ۲/ تک تھی۔ اب بصورت ٹریکٹ ۴۸ صفحات پر شائع کیا گیا ہے۔ فی سینکڑہ ۸/- انگریزی میں دس عدد فی روپیہ

اسلامی اصول کی فلاسفی حضرت مسیح موعودؑ کا مشہور و معروف لیکچر مع تسوار اردو فی روپیہ دس عدد۔ ہندی ترجمہ فی روپیہ ۵ عدد۔ انگریزی فی روپیہ ۴ عدد۔ گورمکھی فی روپیہ ۵ عدد۔

سیرت النبی ؐ مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اصل قیمت ۴/ تھی۔ اب اس موقعہ پر اسکی قیمت صرف ۱۲/ رکھی گئی ہے

کتاب گھر۔ قادیان

قابل توجہ احمدی اطباء

معزز برادران! میں آپ کی توجہ ایک طبی برادری کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جس کا نام انجمن خادم الحکمت ہے۔ اور اس کے بانی حضرت استاذ الاطباء حکیم احمد الدین صاحب موجد طب جدید امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور ہیں۔ جن کی سرپرستی میں نہایت وسیع و معتبر دواخانہ جاری ہے۔ آپ بھائیوں کا فرض ہے کہ ہمارے ساتھ رشتہ اتحاد قائم کریں۔ نیز ہم تمام قسم سمیات نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ جس کی مختصر فہرست پیش نظر ہے۔ ہر ایک چیز کی قیمت چھٹانک کے حساب سے لکھی گئی ہے۔ ہمارا رسالہ طب جدید و تبصرۃ الاطباء مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیے گا۔ سنکھیا سفید بلوری ۶/ سنکھیا میا بری ۳/ سنکھیا دودھیا ۸/ سنکھیا زرد ۱۲/ سنکھیا سرخ ۱۲/ رسکپور ۱۲/ دار چکنا سفید ڈلی ۱۵/ شھا تیلیا سفید و سیاہ ۴/ کچلا ۱/ تخم دھتورہ سیاہ ۲/ ہڑتال ورقی اصلی ۱۲/- نوٹ:- ہر ایک آرڈر میں یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ فلاں زہر فلاں مطلب کے درکار ہے۔

المشتہر:- ممتاز الاطباء حکیم مختار احمد جنرل منیجر
انجمن خادم الحکمت شاہدرہ - لاہور

نقل اعلان ناظر امور عامہ قادیان

مندرجہ اخبار الفضل ۵ ستمبر ۱۹۳۳ء

"سال حال کی مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بیکاری کے انسداد کیلئے جو تجاویز فرمائی تھیں ان میں سے ایک تجویز یہ تھی کہ چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں کے اجراء کی کوشش اور تحریک کیجائے ..... میں احباب جماعت کو جہاں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ان صنعتوں کیطرف توجہ کریں ..... وہاں میں اس امر کا خوشی سے اظہار کرتا ہوں کہ قادیان میں ..... ایک کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں حسب ذیل اشیاء تیار کیجاتی ہیں:- (۱) صابن کپڑے دھونے کا (۲) صابن نہانے کا (۳) خوشبودار تیل (۴) عطریات (۵) سیاہی بجائے فونٹین پن (۶) لکھنے کی سیاہی (۷) ویزلین خوشبودار

"سنو ٹائلٹ سوپ"	"انکو روشنائی"	"سلک سوپ"
نہانے کے لئے نہایت خوشبودار۔ اور جلد کو ملائم کرنیوالا ایک ہی صابن ہے قیمت فی ٹکیہ ۴/	سے بہتر فونٹین پن اور عام قلم سے لکھنے کیلئے دنیا میں کوئی سیاہی نہیں قیمت بڑی بوتل ۱۴/ چھوٹی بوتل ۳/ شیشے کی	ریشمی و اونی کپڑے دھونے کے لئے دنیا کا بہترین صابن ہے۔ قیمت فی ٹکیہ ۲/

بیرونی جماعتوں کو بھی چاہیے کہ وہ ان اشیاء کو قادیان سے منگوائیں تاکہ ان صنعتوں کے جاری کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور آئندہ اس قسم کی مزید صنعتیں جاری ہو سکیں۔ منیجر صاحب کارخانہ تجارت پیشہ اصحاب کو تھوک مال خریدنے پر خاص رعایت دینگے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت طے کیجا سکتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض جگہوں کے احباب اپنی اپنی ضروریات کے مطابق اکٹھی چیزیں منگوائیں پھر آپس میں تقسیم کر لیں۔ منیجر صاحب کارخانہ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کیجائے:- منیجر کارخانہ سنو سوپ اینڈ پرفیومری کمپنی قادیان

ناظر امور عامہ قادیان

سرمہ نور

(رجسٹرڈ)

دنیا جانتی ہے
قادیان کا قیمتی مشہور عالم بے نظیر تحفہ
جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
شفاخانہ نور الدین قادیان پنجاب

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ ہل۔ بیل۔ چکی یعنی خراس۔ چارہ کترنے کی مشینیں۔ فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ۔ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشین وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز
بٹالہ پنجاب

ضرورت ہے

سٹیشن ماسٹر کورس کے لئے امیدواروں کی الاؤنس -/۲۵ روپیہ۔ پتہ ذیل پر ایک روپیہ روانہ کر کے درخواست کریں۔

سپرنٹنڈنٹ ریلوے ٹریننگ سکول انبالہ شہر

نومبر۔ دسمبر۔ جنوری کے لئے پانچ روپیہ فی گانٹھ کی خاص رعایت خریداروں کیلئے اس زریں موقعہ سے فائدہ نہ اٹھانا قسمت کی نا جائز شکایت ہے۔

آفتاب صداقت کا طلوع

سیکنڈ ہینڈ کوٹ اور خوشنما کٹ پیس

اگر آپ تازہ جاپان کا خوشنما کٹ پیس اور اعلیٰ قسم کے سیکنڈ ہینڈ کوٹ خرید کر نفع اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو پتہ ذیل سے مفت لسٹ منگوا کر قیمت کا تو مقابلہ کرینگے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

دی۔ ڈچ کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۹

حیرت انگیز رعایت کا آخری موقعہ

جو لوگ اپنے خطوط ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے۔ انہیں ایک روپیہ کی چیز ۸ آنے میں ملے گی۔

موسم سرما شروع ہو گیا۔ اکسیر اکبر۔ اکسیر البدن وغیرہ کے استعمال کے لئے یہ موسم بہت ہی اچھا ہے۔

ان ادویات کی شہرت اور یقین دلانے کیلئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی فرمائش ٹھیک ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے یا دستی لینگے انہیں ۸ آنے فی روپیہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویہ ملینگی۔ محض ان ادویات کی شہرت کے لئے یہ حیرت انگیز رعایت دی جا رہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کرینگے۔ وہ انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے ہمارے گاہک بن جائینگے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ شہادت دیکر اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھ اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔

جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۶ء کے الفضل میں لکھتے ہیں۔ کہ نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے۔ جب تک اسے مختلف آدمیوں پر آزما کر مفید ہونیکا اطمینان حاصل نہ کریں۔ امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائینگے۔

موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ لگرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہی بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں

"کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ ہونے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور اور زور آور کو شاہ زور بناتا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پُرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت ۵ ۔ نصف دو روپیہ ۸ آنے محصولڈاک علاوہ

جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ نہایت مسرت اور شکرگذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے۔ میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے ایک شیشی اور روانہ کر دیں۔"

شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر عظیم اثر کیا ہے پس جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ موتی۔ عنبر۔ یاقوت۔ زمرد وغیرہ اس کے فوائد کا کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایکماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے۔ نصف قیمت دس روپے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عابد اسسٹنٹ سرجن فورٹ لکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ:

اکسیر اکبر کی ایکماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز کر چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی ہوئی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کیسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ ۴۰ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت ۔ نصف قیمت ۔ محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو دانس کی شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے۔ ایک روپیہ نصف قیمت ۸ آنے

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کیجئے گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے سفر میں رکھی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ اور سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ پڑتی ہے۔ سر کے درد پسلی کے درد۔ گٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ معدہ کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تپ۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کیلئے قصہ کوتاہ قریباً ۲۰۰ امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات کتاب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ ۴ آنے نصف قیمت ایک روپیہ ۲ آنے

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بےنظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خالص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بےچینی۔ گھبراہٹ اور اداسی چھائی رہتی ہو کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایکماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایکماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ نصف قیمت دو روپیہ ۸ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی انڈے۔ بالائی۔ مکھن وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بےنظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ نصف ایک روپیہ۔ غیر ممالک کے لئے ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ نومبر ۳۳ء کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ قیمت پیشگی آنی چاہیئے کیونکہ غیر ممالک میں وی پی نہیں جا سکتا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

فلسطین کی صورت حالات کے متعلق سر محمد اقبال نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے ۶ نومبر کو وائسرائے ہند کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ فلسطین کے موجودہ حالات نے مسلمانوں کے ان شبہات کو زیادہ عمیق بنایا ہے کہ حکومت برطانیہ عربوں کے مفاد کے خلاف عمل پیرا ہو کر فلسطین میں یہودیوں کی قومی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔ حالات کا اقتضاء ہے کہ فوراً تحقیقات کی جائے۔ اور اعلان بالفور کی تنسیخ کرتے ہوئے۔ فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ روک دیا جائے۔

حاجیوں کا پہلا جہاز ایس۔ ایس جہانگیر بمبئی سے ۲۲ نومبر کو اور کراچی سے ۲۷ نومبر کو روانہ ہوگا۔ علاوہ ازیں ماہ رمضان المبارک کے بعد بمبئی اور کراچی سے ۶ فروری کو۔ اور کلکتہ سے ۲۳ فروری کو ایک ایک جہاز براہ راست جدہ روانہ کیا جائیگا۔

ہندوستان ٹائمز نے فتح گڑھ (یو پی) کا ایک پیغام شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سو اشخاص کی ایک جماعت گذشتہ جمعرات کو کشتی میں سوار ہو کر دریائے رام گنگا کے دوسرے کنارے پہنچ کر نہانا چاہتی تھی۔ کہ کشتی الٹ گئی۔ صرف پچیس اشخاص کو بمشکل بچایا جا سکا۔ جب کشتی کو نکالا گیا۔ تو اس میں سے بیس نعشیں برآمد ہوئیں۔ باقی نعشوں کا تا حال پتہ نہیں چلا۔

مندروں میں داخلہ کے بل کی مخالفت میں ناگ پور کے ایک سو سناتن دھرمیوں نے اپنے دستخطوں سے ۷ نومبر کو ایک پوسٹر شائع کیا۔ جس میں لکھا ہے کہ یہ مسودہ قانون ہندو دھرم کے بنیادی اصول کے خلاف ہے۔

مسٹر پٹیل کی نعش کو چونکہ چوپاٹی کے مقام پر جلانے کی حکومت نے اجازت نہیں دی۔ اس لئے اب سوناپور کے مقام پر اسے جلایا جائے گا۔ حکومت بمبئی نے نعش کا جلوس نکالنے کی اجازت دیدی ہے۔

نئی دہلی سے ۷ نومبر کی اطلاع ہے کہ وزیر ہند نے ایک کروڑ پونڈ کے سٹرلنگ قرضہ کے پراسپکٹس جاری کئے ہیں جن کی رقوم امپیریل بنک آف انڈیا کلکتہ بمبئی۔ مدراس۔ رنگون اور کراچی میں وصول کی جائیں گی۔

یو۔ پی پولیس کی رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء مظہر ہے کہ صوبہ میں سال بھر بم کے ۲۵ حوادث رونما ہوئے۔ اور پچاس انقلاب پسندوں کو سزائیں دی گئیں۔

آل انڈیا بلوچ کانفرنس کا دوسرا اجلاس ہز ہائنس فرمانروائے خیر پور کی صدارت میں ۲۶ تا ۲۸ دسمبر حیدر آباد سندھ میں منعقد ہوگا۔ والئے خیر پور نے بلوچوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

سرحدی کونسل کے اجلاس میں ۷ نومبر کو ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ مقامی حکومت نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے کہ زمینداروں کو یکم اپریل سے اختتام مئی تک اور ۱۵ ستمبر سے ۱۵ نومبر تک دیوانی ڈگریوں کے ضمن میں گرفتار نہ کیا جائے۔ اور نہ ہی زیر حراست رکھا جائے۔ جوڈیشل کمشنر نے اس باب میں اعلان کر دیا ہے کہ زمینداروں اور مالکان زمین کے متعلق اس سلسلہ میں بالعموم گرفتاری کے وارنٹ جاری نہ کئے جائیں۔ لیکن مقامی حکومت نے اس معاملہ میں کسی قانون کی تشکیل پر ابھی تک غور نہیں کیا۔

الہ آباد سے ۷ نومبر کی اطلاع ہے کہ یو پی کی بعض اچھوت اقوام ۱۷ تا ۱۹ نومبر بمقام الہ آباد ایک خاص جلسہ کا بندوبست کر رہی ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ہریجن تحریک کا مقابلہ کیا جائے۔

مہاراجہ دیواس کو ایجنٹ گورنر جنرل برائے ریاست ہائے ہند نے لکھا ہے۔ کہ اگر وہ ۱۰ نومبر تک پانڈیچری سے ریاست میں واپس نہ آئے۔ تو نظم و نسق ریاست کو وہ اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

یہودیوں کے پانچ سو نمائندوں کی ایک کانفرنس ۷ نومبر کو لنڈن میں منعقد ہوئی۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ جب تک یہودیوں کو جرمنی میں ان کے حقوق نہیں دئے جاتے۔ اس وقت تک جرمنی کے مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔

مسولینی کے متعلق روم سے ۶ نومبر کی اطلاع ہے کہ وہ اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ کوئی ایسی صورت پیدا کی جائے جس سے جرمنی پھر لیگ آف نیشنز میں داخل ہو سکے۔ کیونکہ مسولینی کے نزدیک جرمنی کے بغیر لیگ آف نیشنز تخفیف اسلحہ کا سوال حل نہیں کر سکتی۔

اڑیسہ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ دہلی سے ۷ نومبر کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ ہند کو پہنچ گئی ہے۔ یہ کمیٹی ماہ جون میں ان امور کی تحقیق کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ کہ (۱) صوبہ کا ہیڈ کوارٹر کہاں بنایا جائے (۲) ہیڈ کوارٹر اور اضلاع میں سرکاری عمارتوں کی تعمیر پر کتنا خرچ آئیگا۔ (۳) جہاں تک ہائیکورٹ اور یونیورسٹی کا تعلق ہے۔ صوبہ اڑیسہ کا کس صوبہ سے الحاق کیا جائے۔ یہ رپورٹ تقریباً متفقہ ہے۔ اور کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ کٹک کو صوبہ کا ہیڈ کوارٹر بنایا جائے۔ یونیورسٹی کے سلسلہ میں سفارش کی گئی ہے کہ اندھرا یونیورسٹی سے اس کا الحاق کیا جائے۔

ماسکو میں ۷ نومبر کو بالشویک وزیر نے جنگی جنرلوں کی ایک اہم کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ روسی قوم اب طاقت ور ہو چکی ہے۔ اگر جاپان نے ہمارے ملک کی طرف آنکھ بھی اٹھائی۔ تو روس جنگ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اور پوری قوت سے اس کا جواب دے گا۔

سندھ کے مشہور کانگرسی لیڈر سوامی گووند انند نے جو حال ہی میں دو سال قید کاٹ کر باہر آئے ہیں۔ ۶ نومبر کو کراچی میں ملک کی موجودہ پولیٹیکل صورت حالات کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہ تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہئے کہ ہم اس جنگ میں شکست کھا چکے ہیں۔

پارلیمنٹ کے نئے سشن کا افتتاح لنڈن سے ۷ نومبر کی اطلاع کے مطابق ملک معظم ۲۱ نومبر کو کرینگے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر ہند اس اجلاس میں ہندوستان کے متعلق ایک اعلان کرینگے۔ جس میں سیاسی قیدیوں کے متعلق بھی کچھ ذکر ہوگا۔

گاندھی جی نے ۷ نومبر سے اپنا آل انڈیا دورہ شروع کر دیا ہے۔

ہندوستانی اور جاپانی تجارتی وفد کے درمیان ایک سرسری سمجھوتہ ۷ نومبر کو ہو گیا۔ اب اس کی آخری تفاصیل مرتب کی جا رہی ہیں۔

گوروکل کانگڑی کے آچاریہ دیو شرما نے دہلی سے ۸ نومبر کی اطلاع کے مطابق اپنی ڈیڑھ سو بیگھے زمین کا جو ضلع مظفر نگر میں واقع ہے لگان دینا بند کر دیا ہے۔ اور کلکٹر کو لکھا ہے کہ جب تک سوراجیہ نہیں مل جاتا یا گورنمنٹ سے کانگرس کی صلح نہیں ہو جاتی۔ میں اپنی زمین کا لگان نہیں دونگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ابھی تک پچھلے چھ ماہ کا لگان نہیں دیا۔

لاہور سے ۸ نومبر کی اطلاع ہے کہ موضع کالو کھارا تھانہ للیانی میں ایک درندہ صفت نمبردار ایشر سنگھ نے زمین کے تنازعہ کے سلسلہ میں اپنی دونالی بندوق سے آٹھ آدمیوں کو قتل کر دیا۔ جن میں ایک عورت اور تین معصوم بچے بھی شامل ہیں۔

تخفیف اسلحہ کے متعلق ۷ نومبر کو ہوس آف کامنز میں سر جان سائمن وزیر خارجہ نے بحث شروع کی۔ اور بتایا کہ صورت حالات گو نازک ہے۔ مگر خوف و ہراس برطانیہ کی مستقل مزاجی کے شایان شان نہیں۔ مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ جنگ عظیم کے بعد اسلحہ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ جرمنی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی